سوال

(259)جب زندگی بسر کرنا مشکل ہو تو پھر عورت کے طلاق طلب۔۔۔

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب زندگی گزارنا مشکل ہو تو پھر طلاق طلب کرنے کے بارے میں حکم شریعت کیا ہے؟ زندگی کے مشکل ہونے کا سبب یہ ہے کہ میرا خاوند جاہل ہے ''میرے حقوق ہی کو نہیں جانتا ، مجھ پر اور میرے والدین پر لعنت بھیجتا رہتا ہے اور مجھے یہودی، نصرانی اور رافضی کے ناموں سے موسوم کرتا ہے لیکن میں اپنے بچوں کی وجہ سے اس کے اس قبیح اخلاق پر صبر کیے ہوئے تھی لیکن جب سے مجھے ''التھاب المفاصل ''کا مرض لاحق ہوا ہے میں صبر کرنے سے عاجز وقاصر ہو گئی ہوں اور مجھے اس سے شدید نفرت ہو گئی ہے حتیٰ کہ میں اب اس سے بات بھی نہیں کر سکتی، میں نے اس سے طلاق طلب کی تو اس نے میرے اس مطالبہ کو بھی مسترد کر دیا کیونکہ میں چھ سال سے اس کے گھر میں اپنے بچوں کی خاطر رہ رہی ہوں لیکن اس طرح جیسے کوئی مطلقہ یا اجنبی عورت ہو لیکن ان حالات کے باوجود مجھے طلاق بھی نہیں دیتا، امید ہے آپ میرے اس سوال کا جواب عطا فرما کر عزت افزائی فرمائیں گے!

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب تمہارے خاوند کا حال یہ ہے جو تم نے ذکر کیا ہے تو اس حال میں طلاق طلب کرنے میں کوئی حرج نہیں اور اس میں بھی کوئی حرج نہیں کہ خواہ اسے کچھ مال ہی کیوں نہ دینا پڑے تاکہ وہ تمہیں طلاق دے دے کیونکہ وہ زندگی بھی اچھے طریقے سے بسر نہیں کرتا اور پھر گندی زبان استعمال کر کے تم پر ظلم بھی کرتا ہے لیکن اگر تم ان حالات میں صبر کر سکو، اسے اچھا انداز و اسلوب اختیار کرنے کی تلقین کرتی رہو اور اس کی ہدایت کے لئے اللہ تعالی سے دعا کرتی رہو تو یہ تمہارے بچوں کے حوالے سے اور اس حوالے سے کہ تمہیں اور تمہارے بچوں کو خرچہ کی ضرورت ہوگی، بہتر ہے اور امید ہے کہ اس سے اللہ تعالی تمہیں اجر اور حسن عاقبت سے نوازے گا۔ ہم بھی اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ اسے ہدایت اور سلامت روی عطا فرمائے۔۔۔ لیکن یہ سب کچھ اس صورت میں ہے جب وہ نماز پڑھتا ہو اور دین کو برا بھلا نہ کہتا ہو اور اگر وہ نماز نہیں پڑھتا یا دین کو گالی دیتا ہے تو وہ کافر ہے، اس کے ساتھ زندگی بسر کرنا جائز نہیں اور نہ یہ جائز ہے کہ تم اپنا نفس اس کے لئے پیش کرو کیونکہ دین اسلام کو گالی دینا اور اس کا مذاق اڑانا اہل علم کے اجماع کے مطابق کفر وضلالت اور اسلام سے ارتداد ہے ارشاد باری تعالی ہے

قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ﴿٦٥﴾ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ (التوبۃ۶۵/۹-۶۶)

''کہو کیا تم اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنسی کرتے تھے؟ بہانے مت بناؤ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے ہو۔''

اور علماء کے صحیح قول کے مطابق ترک نماز کفر اکبر ہے خواہ اس کے وجوب کا انکار نہ بھی کرے کیونکہ صحیح مسلم میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''آدمی اور کفر وشرک کے درمیان فرق ترک نماز ہے۔'' اسی طرح امام احمد اور اہل سنن رحمۃ اللہ علیہم نے صحیح سند کے ساتھ حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ

عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''وہ عہد جو ہمارے اوران کے درمیان ہے ، وہ نماز ہے ، جس نے اسے ترک کردیا اس نے کفر کیا'' علاوہ ازیں کتاب وسنت کے دیگر دلائل سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے ،

واللہ المستعان ۔

[مقالات وفتاویٰ ابن باز]

صفحہ 348

محدث فتویٰ